06898
۸۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل بعض تہواروں مثلاً بلیک فرائیڈے، ایسٹر، ہولی، دیوالی، کرسمس، ویلنٹائن ڈے وغیرہ پر عوام الناس (مسلم وغیر مسلم) ان تہواروں میں شریک ہوتے ہیں۔ دکاندار حضرات مختلف قسم کی سیل لگاتے ہیں (مختلف ڈسکاؤنٹ آفر کرتے ہیں) اور ان خصوصی مواقع کے موافق اشیاء کو اپنی دکانوں پر فروخت کرتے ہیں۔

ان خصوصی مواقع میں سے بعض خالصتاً مذہبی تہوار ہوتے ہیں (مثلاً کرسمس، ہولی، دیوالی) اور بعض معاشرتی ہیں (مثلاً Father Day, Mother Day, Black Friday وغیرہ)، البتہ ان میں بھی بعض میں مذہبی تعلق کسی نہ کسی طرح بن جاتا ہے اور بعض مغربی اقوام کی طرف سے آتے ہیں اور اب دنیا کے مختلف حصوں میں اس کا رواج دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔

سوال:

اب سوال یہ ہے کہ

1. کیا ہر قسم کے تہوار یا دن منانے کو بالکلیہ منع کیا جائے گا یا صرف غیر مسلم اقوام کے **مذہبی تہواروں** کا منانا منع ہوگا؟ اور کافر اقوام کے معاشرتی دنوں (مثلاً Father Day, Mother Day, Black Friday وغیرہ) کا منانا کیسا ہے؟

2. کیا ان موقعوں پر مسلمان تاجروں کا دکان سجانا درست ہے؟

3. ان تہواروں کے موقع پر لوگوں کی خریداری کو دیکھتے ہوئے دکاندار مزید ترغیب کیلئے اپنی اشیاء پر ڈسکاؤنٹ آفر کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ دکان سے زیادہ سے زیادہ سامان خریدیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اپنے تجارتی فوائد کے پیش نظر دکاندار کیلئے ان مواقع پر سیل لگانا جائز ہے؟

بعض احباب کا کہنا ہے کہ یہ تہوار اگرچہ غیر مذہبی ہوں لیکن مغربی تہذیب سے قربت کا ذریعہ بنتے ہیں، اور ان کی وجہ سے ان کے مذہبی/غیر مذہبی تہواروں کی شناعت بھی لوگوں کے دلوں سے ختم ہوتی جارہی ہے اس طرح سیل لگانا ان تہواروں کی ترویج کا سبب بھی بنتا ہے لہٰذا سداً للذریعہ یہ بالکل ممنوع ہونا چاہیے۔

4. ان تہواروں کے ساتھ مخصوص یا منسوب یا مروج خاص تحائف/اشیاء کو خریدنا اور بیچنا کیسا ہے؟ مثلاً کرسمس، Father Day, Mother Day, Black Friday, Valentin day وغیرہ کے گفٹ رکھنا کیسا ہے؟

5. مذہبی تہوار کا سامان (مثلاً کرسمس کیک، کرسمس ٹری، غبارے، ٹوپیاں، لباس وغیرہ) ایک مسلمان تاجر اس نیت سے خرید کر رکھے تاکہ غیر مسلم کسٹمرز کی ضرورت پوری کرسکے تو کیا اس نیت سے دکان پر کرسمس/ہولی/دیوالی کا سامان رکھنے کی گنجائش ہوگی؟ نیز یہ واضح رہے کہ ایک دکاندار اس بات کی تحقیق یا پابندی نہیں کرسکتا کہ خریدار کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

براہِ کرم جواب دیکر ممنون فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) غیر مسلموں (مثلاہندوں اور عیسائیوں وغیرہ) کے مذہبی تہوار یاانکے مذہبی شعار کی تقریبات میں شرکت تشبہ بالکفار کی وجہ سے سراسر ناجائز ہے۔احادیث صحیحہ میں کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ سے تشبہ اورانکے شعائر کواپنانے سے سختی کے ساتھ منع کیاگیا۔آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایاکہ :"من تشبه بقوم فهو منهم "(جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہوگا) نیز جس طرح شرکیہ امور یا ناجائزامور کاارتکاب خود ناجائز ہے اسی طرح اپنے کسی عمل سے ان امور کی تائید وتقویت اوران امور کے مرتکبین کی رونق بڑھانا بھی ناجائز ہے۔لہٰذاایسٹر،ہولی دیوالی اور کرسمس وغیرہ مذہبی تہواروں میں شرکت سے ہر مسلمان پر اجتناب لازم ہے۔واضح رہے کہ غیر مسلموں کے مذہبی تہوار میں شرکت اگران تہواروں کی عظمت یامحبت کی وجہ سے ہوتواسکی بعض صورتوں کوفقہاء کرام نے کفر لکھاہے۔

من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضى على قوم كان شريك من عمله[جامع الأحاديث 21/ 345]

قال العلامة المناوي في شرحه: أي من كثر سواد قوم بأن ساكنهم وعاشرهم وناصرهم فهو منهم وإن لم يكن من قبيلتهم أو بلدهم. فيض القدير "156/6"

وفى الدر المختار 6/ 537

قال عليه الصلاة والسلام من كثر سواد قوم فهو منهم قلت فإذا كان مكثر سوادهم منهم وإن لم يتزي بزيهم فكيف بمن تزيا قاله الزاهدي

فتاویٰ محمودیہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۳ میں ہندوؤں کے مذہبی تہوار میں شرکت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"یہ سب باتیں ناجائز اور گناہ ہیں،اگرہندوؤں کے تہوار کی تعظیم کے لئے چندہ دیتاہےاور شرکت کرتاہے تویہ کفرہے،مسلمان کوایسے امور سے توبہ ضروری ہے."رجل اشتري يوم النيروزشيئا لم يكن يشتريه قبل ذالك ان اراج به تعظيم النيروز كما يعظمه المشركون كفر"(مجموعة فتاوى 215/2)"

صفحہ ۳۵۵ پرلکھتے ہیں:

"یہ میلے ہندوؤں کے مخصوص قومی اور مذہبی میلے ہیں ،ان میں جاکران کی رونق کوبڑھانا ناجائز ہے،مسلمانوں کوان سے اجتناب ضروری ہے."

اور جہاں تک غیر مسلموں کے ان تہواروں میں شرکت کا تعلق ہے جومذہبی نہ ہوں بلکہ صرف معاشرتی ہوں،مگر بنیادی طور پر غیر مسلموں کی تہذیب ومعاشرت سے لئے گئے ہوں توان میں بھی مسلمانوں کوشرکت سے بچنالازم ہے؛کیونکہ جس چیز کی

شریعت میں کوئی بنیاد نہ ہو بلکہ غیر مسلم معاشرہ کا طریقہ ہو یا انہی کا چلایا ہوا ہو، انکی تہذیب کا حصہ ہو تو مسلمانوں کو ایسے تہوار منانے، ان میں شرکت کرنے اور اپنے قول و عمل سے انکی رونق بڑھانے سے اجتناب کرنا بھی غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہے۔ لہٰذا غیر مسلموں کی طرح محض رسم پوری کرنے کی غرض سے مادر ڈے، فادر ڈے یا بلیک فرائی ڈے وغیرہ منانے سے بھی مسلمانوں کو حتیٰ الامکان اجتناب کرنا چاہیئے۔ نیز مادر ڈے، فادر ڈے منانے میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس سے یہ تأثر ملتا ہے کہ ماں باپ (والدین) سے سال میں ایک مرتبہ اظہارِ محبت یا انکی عزت واحترام کا سال میں ایک مرتبہ خیال کرلینا کافی ہے، اور اس سے ان کا حق ادا ہو جائیگا۔ حالانکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ماں باپ کی عزت وادب کو ملحوظ رکھنا اولاد پر ہر وقت اور ہر دن لازم ہے، اس کا سال کے کسی خاص دن یا کسی خاص وقت سے تعلق نہیں۔

فتاویٰ محمودیہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۲ میں خلافِ شرع میلوں میں شرکت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"جس طرح خلافِ شرع اور شرکیہ امور کا ارتکاب ممنوع ہے ایسی جگہ جاکر ان کی رونق میں اضافہ کرنا بھی ممنوع ہے"

(۲) جہاں غیر مسلموں کے مذہبی تہوار ہو رہے ہوں وہاں مسلمان تاجروں کو دکان سجانے کی غرض سے جانے میں بھی اوپر مذکور بعض قباحتیں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے اس سے بھی اجتناب چاہیئے۔

(۳) کسی دکاندار یا تاجر کے لئے اس نیت سے چیزوں میں ڈسکاونٹ کرنا تو درست نہیں کہ اس ڈسکاؤنٹ کو دیکھ کر غیر مسلم اپنے مذہبی تہوار میں ان کو خریدے؛ کیونکہ یہ بھی غیر مسلموں کے مذہبی تہوار میں ایک طرح کی شرکت اور تعاون ہے۔ البتہ اگر کوئی تاجر اپنے مفاد کو مدِ نظر رکھ کر کسی ناجائز کام کا ارتکاب کیے بغیر ایسے موقع پر جائز چیزوں کی خرید وفروخت بڑھانے کے لئے چیزوں میں رعایت کی پیشکش کرے تو اسکی گنجائش ہے، کمائی حرام نہیں۔

(۴) جو چیزیں صرف غیر مسلموں کے تہوار ہی کے لئے خاص ہوں، اور انکا کوئی دوسرا جائز مصرف نہ ہوں ایسی چیزوں کی خرید وفروخت ممنوع ہوگی۔

فی البحر الرائق 8/ 555

قال رَحِمَهُ اللَّهُ (والاعطاء بِاسْمِ النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ لَا يَجُوزُ) أَيْ الْهَدَايَا بِاسْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ حَرَامٌ بَلْ كُفْرٌ
وقال أبو حَفْصٍ الْكَبِيرُ رَحِمَهُ اللَّهُ لو أَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللَّهَ تَعَالَى خَمْسِينَ سَنَةً ثُمَّ جاء النَّيْرُوزُ وَأَهْدَى إلَى بَعْضِ الْمُشْرِكِينَ بَيْضَةً يُرِيدُ تَعْظِيمَ ذلك الْيَوْمِ فَقَدْ كَفَرَ وَحَبِطَ عَمَلُهُ وقال صَاحِبُ الْجَامِعِ الْأَصْغَرِ إذَا أهدي يوم النَّيْرُوزِ إلَى مُسْلِمٍ آخَرَ و لم يُرِدْ بِهِ تَعْظِيمَ الْيَوْمِ وَلَكِنْ على ما اعْتَادَهُ بَعْضُ الناس لَا يَكْفُرُ وَلَكِنْ يَنْبَغِي له أَنْ لَا يَفْعَلَ ذلك في ذلك الْيَوْمِ خَاصَّةً وَيَفْعَلُهُ قَبْلَهُ أو بَعْدَهُ لكيلا يَكُونَ تَشَبُّهًا بِأُولَئِكَ الْقَوْمِ وقد قال من تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ منهم

جامع الأصغر رَجُلٌ اشترَى يوم النَّيرُوزِ وشيئا يَشتَرِيهِ الْكَفَرَةُ منه وهو لم يَكُنْ يَشتَرِيهِ قبل ذلك إنْ أرَادَ بِهِ تَعْظِيمَ ذلك الْيَوْمِ كما تُعظِّمُهُ
... يكُونُ كفرًا وَإِنْ أرَادَ الأكْلَ وَالشُّرْبَ وَالتَّنعُّمَ لَا يَكْفُرُ۔

(۵) جو چیزیں صرف غیر مسلموں کے تہوار کے لئے مختص نہ ہوں، بلکہ انکا کوئی دوسرا جائز استعمال بھی ہو تو ایسی چیزوں کی خرید و فروخت جائز ہے، تاہم اگر کسی کے بارے میں پہلے سے علم ہو کہ وہ ان چیزوں کی خریداری ان تہواروں میں استعمال کرنے کی غرض سے کر رہا ہے اسکے ہاتھ یہ چیزیں فروخت کرنا کراہت سے خالی نہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

نوٹ: غیر اسلامی تہذیب سے متاثر ہو کر دن منانے اور اس میں چیزوں کی فروخت کا حکم اوپر تحریر کر دیا گیا ہے، مسلمان تاجروں کو ایسے دن منانے کے بجائے امانت، دیانت اور صداقت کا طریقہ اختیار کر کے مثالی مسلمان تاجر بننا چاہیئے، اور رمضان المبارک میں جسے شہر المواساۃ یعنی غمخواری کا مہینہ قرار دیا گیا ہے، اپنی چیزوں کو سستے داموں بیچ کر مسلمانوں کی مدد کرنی چاہیئے رمضان المبارک، عید الفطر، عید الاضحیٰ وغیرہ کے دنوں میں اگر رعایتی سیل لگائی جائے تو اچھی نیت سے ثواب بھی ملیگا اور وہ کاروباری فوائد بھی حاصل ہونگے جو تاجروں کی کاروباری ضرورت ہیں۔۔ واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/شعبان المعظم /۱۴۳۸ قمری

22 / مئی /2017 شمسی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/شعبان المعظم /۱۴۳۸ قمری

23/ مئی/2017 شمسی